اولاد ان کے زیرِ کفالت تھی۔

بعض اہلِ علم نے ان مختلف روایات کو اس طرح جمع کیا ہے کہ مزوجہ کا خاوند اگر رضامندی کا اظہار کرے تو حقِ حضانت ختم نہیں ہوگا۔ بصورتِ دیگر ختم ہے۔ کیونکہ حقِ حضانت ختم ہونے کی بنیادی وجہ خاوند کے حقوق و فرائض کی ادائیگی میں کمی کا احتمال ہے۔

لہٰذا صورتِ مرقومہ میں پروین اختر کا (دوسرا خاوند) بچی کی کفالت پر راضی ہے تو یہ بچی والدہ کی کفالت میں رہے گی۔ بصورتِ دیگر دادا کو واپس کر دی جائے۔ **ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم!**

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو نیل الاوطار جزء ۶ ص ۳۴۸ تا ۳۵۲۔

(حافظ ثناء اللہ خاں مدنی)

(۲)

سوال: بعض اہلِ حدیث مساجد میں دیکھنے میں آیا ہے کہ امام قرآنِ کریم سے دیکھ کر تراویح پڑھاتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟ **بیّنوا توجروا!**

الجواب بعون الوہاب!

اقول وباللہ التوفیق: نماز میں قرآنِ کریم کی زیادہ سے زیادہ قراءت کر کے قیام کو طویل کرنا امرِ مستحب ہے۔ نیز آنحضرت علیہ السلام نے طویل قیام والی نماز کو افضل قرار دیا ہے۔ چنانچہ صحیح ابنِ خزیمہ ج ۲ ص۱۸۶ حدیث ۱۱۵۵۔ اور السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۸ اور قیام اللیل للمروزی ص۱۵ میں ہے:

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ"

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ "کونسی نماز افضل ہے؟" تو آپؐ نے جواباً فرمایا، "لمبا قیام!"

نیز احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں اسقدر

طویل قیام فرمایا کرتے کہ آپؐ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے:

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ حَتّٰی تَوَرَّمَ قَدَمَاهُ۔ فَقِیْلَ لَهٗ: اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ جَاءَكَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟" (صحیح ابن خزیمہ ج ۲ ص ۲۰۱۔ السنن الکبریٰ للبیھقی ج ۳ ص ۱۶)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپؐ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے۔ عرض کیا گیا "اے اللہ کے رسولؐ! آپ کو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگلے پچھلے گناہوں کی معافی کی بشارت آئی ہے۔ پھر آپؐ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟" فرمایا، "کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"

معلوم ہوا کہ نمازوں میں حسبِ استطاعت طویل قیام کرنا چاہیے۔ چنانچہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے حفظِ قرآن کی نعمتِ عظمیٰ سے نوازا ہو تو بہت بہتر ہے۔ اور جو شخص حافظِ قرآن نہ ہو، لیکن طویل قیام کرنا چاہتا ہو، وہ قرآنِ کریم سے دیکھ کر قراءت کر سکتا ہے۔ ذخیرۂ احادیث میں اس سے منع کی کوئی روایت موجود نہیں۔ بلکہ صحابہ کرامؓ اور اسلافِ امت کا تعامل اسی پر ملتا ہے کہ وہ قرآنِ کریم سے دیکھ کر قراءت کیا کرتے تھے۔ مثلاً:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام، جنابِ ذکوان، قرآنِ کریم سے دیکھ کر ان کی امامت کراتے تھے۔ ملاحظہ ہو:

صحیح بخاری، باب امامة العبد والمولیٰ ــــ مؤطا امام مالکؒ، باب قیامِ رمضان، السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۲۵۳۔ قیام اللیل للمروزی ص ۱۶۲۔ مسند الشافعی، مصنف ابن ابی شیبہ، بحوالہ فتح الباری ج ۲ ص ۱۵۶ و تلخیص الجبیر ج ۲ ص ۴۳ و نیل الاوطار ج ۳ ص ۱۸۳۔

۲- اسی طرح خود ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بھی آیا ہے کہ وہ نماز کی حالت میں قرآن کریم سے دیکھ کر قراءت کرتی تھیں:

"أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ وَهِيَ تُصَلِّي" (مصنف عبد الرزاق ج ۲ ص ۴۲۰)

۳- "كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يُصَلِّي وَالْمُصْحَفُ إِلٰى جَنْبِهِ فَإِذَا تَرَدَّدَ نَظَرَ فِيْهِ"

کہ "ابن سیرینؒ جب نماز پڑھتے تو قرآن کریم کا نسخہ آپ کے پہلو میں ہوتا، جب شک گزرتا تو دیکھ لیتے۔" (مصنف عبد الرزاق ج ۲ ص ۴۲۰)

۴- "وَكَانَ أَنَسٌ يُصَلِّي وَغُلَامٌ خَلْفَهُ يُمْسِكُ لَهُ الْمُصْحَفَ فَإِذَا تَعَايَا فِي آيَةٍ فَتَحَ لَهُ الْمُصْحَفَ"

کہ "حضرت انسؓ نماز پڑھتے تو آپؓ کا غلام آپؓ کے پیچھے قرآن لے کر کھڑا ہوتا۔ جب کسی آیت میں تردد یا شک ہوتا تو قرآن کریم کھول دیتا۔" (عمدۃ القاری ج ۵ ص ۲۲۵)

۵- "عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ بْنِ حَبِيْبٍ أَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا بَأْسَ أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ"

(مصنف عبد الرزاق ج ۲ ص ۴۲۰)

یعنی "حضرت حسنؒ فرماتے تھے کہ رمضان المبارک میں کوئی شخص قرآن کریم سے دیکھ کر امامت کرائے تو کوئی حرج نہیں۔"

۶- "سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الرَّجُلِ يَؤُمُّ النَّاسَ فِيْ رَمَضَانَ فِي الْمُصْحَفِ - قَالَ: مَا زَالُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ مُنْذُ كَانَ الْإِسْلَامُ كَانَ خِيَارُنَا يَقْرَءُوْنَ فِي الْمَصَاحِفِ"

(قیام اللیل للمروزیؒ ص ۱۶۸)

یعنی "ابن شہاب زہریؒ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال ہوا، جو قرآن کریم سے دیکھ کر لوگوں کی امامت کراتا تھا، تو آپ نے

جواباً فرمایا، "ہم سے افضل لوگ ابتداء اسلام سے ایسا کرتے آرہے ہیں۔"

۷۔ "إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُهُ أَنْ يَقُومَ بِأَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ وَيَأْمُرُهُ أَنْ يَقْرَأَ لَهُمْ فِي الْمُصْحَفِ وَيَقُولُ: أَسْمِعْنِي صَوْتَكَ۔" (قیام اللیل ص ۱۶۸)

کہ "ابراہیم بن سعد کو ان کے والد رمضان میں گھر والوں کی امامت کرانے اور قرآن سے دیکھ کر قراءت کرنے کا حکم دیتے تھے۔ نیز فرماتے کہ "مجھ تک اپنی آواز پہنچاؤ۔"

۸۔ "قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الَّذِي يَقُومُ فِي رَمَضَانَ إِنْ كَانَ مَعَهُ يَقْرَأُ بِهِ فِي لَيْلَةٍ وَإِلَّا فَلْيَقْرَأْ فِي الْمُصْحَفِ۔" (قیام اللیل ص ۱۶۸)

"سعید بن مسیب نے فرمایا کہ "امام کو اگر قرآن یاد ہو تو بہتر، ورنہ دیکھ کر پڑھ لے۔"

۹۔ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فِي التَّطَوُّعِ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ۔" (قیام اللیل ص ۱۶۸)

"جناب محمدؒ نفلی نمازوں میں امام کے قرآن سے دیکھ کر پڑھنے اور امامت کرانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔"

۱۰۔ "وَقَالَ عَطَاءٌ فِي الرَّجُلِ يَؤُمُّ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمُصْحَفِ لَا بَأْسَ بِهِ۔" (قیام اللیل ص ۱۶۸)

"حضرت عطاءؒ کا فتویٰ ہے کہ کوئی شخص رمضان المبارک میں قرآن سے دیکھ کر امامت کرے تو کوئی حرج نہیں۔"

۱۱۔ "وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ لَا أَرَى بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الْمُصْحَفِ فِي رَمَضَانَ بَأْسًا يُرِيدُ الْقِيَامَ۔"

(قیام اللیل ص ۱۶۸)

یعنی اس سلسلہ میں یحییٰ بن سعید الانصاری کا بھی جواز کا فتویٰ ہے۔

امام مالکؒ کا فتویٰ:

"سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ جَامِعًا لِلْقُرْآنِ أَنْ يَجْعَلُوا مُصْحَفًا يَقْرَأُ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ فِيهِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ" (قیام اللیل ص ۱۶۸)

"امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ "کسی بستی میں کوئی حافظ نہ ہو تو کیا قرآن سے کوئی شخص دیکھ کے پڑھ لے؟" فرمایا: "کوئی حرج نہیں"

امام احمدؒ کا فتویٰ:

عَنْ أَحْمَدَ فِي رَجُلٍ يَؤُمُّ فِي رَمَضَانَ فِي الْمُصْحَفِ؟ فَرَخَّصَ فِيهِ - فَقِيلَ لَهُ: يَؤُمُّ فِي الْفَرِيضَةِ؟ قَالَ: وَيَكُونُ هٰذَا؟" (قیام اللیل ص ۱۶۸)

"امام احمدؒ سے پوچھا گیا، کوئی شخص رمضان میں قرآنِ کریم سے دیکھ کر امامت کرا سکتا ہے؟" تو آپؒ نے رخصت دی- پھر پوچھا گیا، آیا فرض نمازوں میں بھی"؟ فرمایا: "کیا ایسا بھی ہوتا ہے"؟ (یعنی کیا اسے اتنا بھی یاد نہیں؟)"

امام شافعیؒ، امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کا فتویٰ:

"وَهٰذَا مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَقْتَرِنْ بِهِ مَا يُبْطِلُ الصَّلٰوةَ"

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۵۳)

"(علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ) یہی مذہب ہے امام شافعیؒ، ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا- کیونکہ اس طریقہ میں ایسی کوئی چیز نہیں جو بطلانِ صلوٰۃ کا سبب بنتی ہو"

پس

مذکورہ مسئلہ کے بارہ میں نہی کی کوئی دلیل نہ ہونے کے سبب اور مندرجہ بالا آثار کے پیشِ نظر اہلِ حدیث حضرات کا قرآنِ کریم سے دیکھ کر قراءت کرنا اور امامت کرانا بالکل جائز اور صحیح ہے! —— وَأَمَّا مَنْ خَالَفَ فِي ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ الْبَيَانُ

هٰذَا مَا عِنْدِي وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَهُوَ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ وَإِلَيْهِ الْمَآبُ"